اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰/-

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳/-

نمبر ۴۱	مورخہ ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء	یوم شنبہ	مطابق ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

عباد اللہ کی طرف سے فوجی طریق پر شاندار استقبال

اگرچہ ۲۸ ستمبر کی اطلاع کے رُو سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ڈلہوزی سے تشریف آوری ملتوی ہو گئی تھی۔ اسی وجہ سے گزشتہ پرچہ میں جس کی آخری کاپی مقررہ انتظام کے ماتحت ۲۹ ر کو پریس میں پہونچا دی گئی تھی۔ حضور کی آمد کے متعلق یہ اطلاع درج کر دی گئی تھی۔ لیکن ۳۰ ستمبر بروز جمعہ حضرت میرزا شریف احمد صاحب ناظم احمدیہ کور کو بذریعہ تار یہ خبر موصول ہوئی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ یکم اکتوبر صبح دس بجے یا تین بجے بعد دوپہر تشریف فرمائے دارالامان ہونگے۔ ٹریننگ کی میعاد ختم ہو جانے کی وجہ سے احمدیہ کور کے والنٹیر ۳۰ ستمبر کو روانہ ہو رہے تھے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری کی اطلاع پا کر انہیں ٹھیرا لیا گیا۔ یکم اکتوبر نو بجے صبح احمدیہ کور، کارکنان صدر انجمن احمدیہ اور بہت سے دیگر افراد حسب الحکم حضرت میرزا شریف احمد صاحب کور کی وردی میں ملبوس ہو کر ہائی سکول کی گراؤنڈ میں جمع ہو گئے۔ جہاں سے مارچ کرا کر بٹالہ والی سڑک پر کھڑے کئے گئے۔ وہاں ساڑھے گیارہ بجے تک انتظار کیا گیا۔ لیکن جب حضور تشریف نہ لائے۔ تو اسی باقاعدگی کے ساتھ شہر میں واپس لا کر احمدیہ چوک میں منتشر کر دیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان کیا گیا۔ کہ سوا دو بجے پھر سب دوست مدرسہ احمدیہ کے صحن میں جمع ہو جائیں۔ وقت مقررہ پر احباب کو مارچ کرا کر حضرت نواب صاحب کے باغ کے قریب کھڑا کیا گیا۔ سوا تین بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی موٹر آئی۔ حضور کچھ فاصلہ پر موٹر کھڑی کر کے پیدل کور کی طرف تشریف لائے۔ کور نے فوجی طریق پر سلامی اتارتے ہوئے باواز بلند السلام علیکم کہا۔ حضور نے ہاتھ کے اشارہ سے فوجی سلام کا جواب دیا۔

اس کے بعد ہر ایک والنٹیر کو معانقہ کا فخر بخشا۔ ان کے بعد انسٹرکٹروں۔ پھر کارکنان۔ اور ان کے بعد وردی میں ملبوس دوسرے لوگوں کو شرف مصافحہ سے مشرف فرمایا۔ سب سے آخر بے وردی لوگوں سے مصافحہ کیا۔ اور پیدل شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور کے پیچھے علی الترتیب ناظر صاحبان احمدیہ کور، کارکنان اور اہل شہر تھے۔ یہ پُر شوکت جلوس پُرانے بازار سے گزرتا ہوا مسجد مبارک کے نیچے پہونچا۔ جب حضور گھر تشریف لے گئے۔ تو مجمع منتشر ہو گیا۔ حضور کی یہ تشریف آوری عارضی ہے

ٹریننگ کور کے ساتھ اپنا خاص جھنڈا بھی تھا۔ جو سبز رنگ کے کپڑے کا ہے۔ اور اس پر ستارہ بنا کر ایک طرف اللہ اکبر۔ اور دوسری طرف عباد اللہ لکھا ہے۔ جو والنٹیرز کا اصل نام ہے۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ ٹریننگ کور نے حضرت میرزا شریف احمد صاحب کی نگرانی میں ایک

کے قلیل عرصہ میں جس قدر کام سیکھا۔ وہ قابل تعریف ہے۔ سکھلائی اس قدر عمدہ اور خوش کن ہوئی ہے۔ کہ کور کو کام کرتے دیکھ کر خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ ایک ماہ کی ٹریننگ کا نتیجہ ہے۔ یہ حضرت میرزا شریف احمد صاحب کی توجہ اور سرگرمی کا صدقہ ہے۔ جس کے لئے تمام جماعت کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔

اس عرصہ میں سکھلانے والوں نے بھی نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ نیز خود احمدی نوجوانوں نے پورے شوق اور جوش سے کام سیکھنے کی کوشش کی۔ ان سب باتوں نے مل کر کور کی سکھلائی نہایت عمدہ بنا دی۔

اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ فوجی سکھلائی کے متعلق تمام احکام انگریزی کی بجائے اُردو میں دیئے جاتے تھے۔ اور انہی کے ذریعہ ساری سکھلائی کی گئی ہے۔ انگریزی زبان کے احکام کو اُردو کا جامہ پہنانے کا کام بھی خود حضرت میرزا شریف احمد صاحب نے سرانجام دیا۔ اور تجربہ نے ثابت کر دیا۔ کہ اس تبدیلی کی وجہ سے نہ صرف کوئی مشکل نہ پیش آئی۔ بلکہ بہت کچھ آسانی اور سہولت پیدا ہو گئی۔

چونکہ یہ سکیم تمام جماعت میں وسیع کی جائے گی۔ اس لئے امید ہے۔ کہ حضرت میاں شریف احمد صاحب فوجی سکھلائی کے متعلق اُردو احکام میں ایک کتاب مرتب فرمائیں گے۔

بزرگان سلسلہ اور دیگر اہل قلم اصحاب سے گزارش

الفضل کے خاتم النبیین ؐ نمبر کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے نظم و نثر کی جو درخواست کی گئی ہے۔ براہ کرم اسے جلد سے جلد شرف قبولیت بخشیں۔ اور اپنے اپنے مضامین بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ وقت بہت کم ہے۔ اور خاتم النبیین ؐ نمبر کی تیاری میں کئی قسم کی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب اس مبارک کام میں ضرور تعاون فرمائیں۔

الفضل کے وی۔پی آتے ہیں

پرچہ الفضل نمبر ۳۶۔ مورخہ ۲۲ ستمبر میں ان خریداران الفضل کے نام چھاپ دیئے گئے تھے۔ جن کا چندہ ۱۶ ستمبر سے ۱۵ اکتوبر کے درمیان کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔

اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن اصحاب کی طرف سے تاحال یہ چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان کے نام پانچ اکتوبر کو الفضل کے وی۔پی کر دیئے جائیں گے۔ جو وصول کر لئے جائیں۔ ورنہ تا وصولی قیمت اخبار امانت میں رہے گا۔ (مینیجر)

اخبار احمدیہ

تعمیر مسجد کیلئے امداد کی ضرورت

جماعت ہائے احمدیہ سندھ اور خصوصاً ضلع نوابشاہ کی جماعتوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ برادرم شیر محمد صاحب خان احمدی نے بڑی قربانی اور کوشش سے نواب شاہ میں مسجد تیار کرائی ہے۔ اب صرف چھت باقی ہے۔ مالی تنگی کی وجہ سے یہ کام رکا ہوا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔ خاکسار عباس علی شاہ احمدی۔ از نواب شاہ۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ سید محمود علی شاہ صاحب بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد اقبال۔ جالندھر چھاؤنی۔

۲۔ عزیز غلام احمد صاحب کا امتحان ضلعداری نہر کا اسی ماہ میں ہوگا۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار محمد شفیع از سیانوالی۔

۳۔ جناب قاضی محمد اکرم صاحب کورٹ انسپکٹر ڈیرہ دون جو بہت مخلص احمدی ہیں۔ اور جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم امرتسری کے بیٹے ہیں۔ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار سید عبد المجید آف منصوری۔

۴۔ میرا آخری امتحان ڈیرہ دون امپیریل فارسٹ کالج میں ۱۵ اکتوبر سے شروع ہوگا۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار محمد سلطان از ڈیرہ دون۔

۵۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب محت سے ایک امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے۔ پھر امتحان ہونے والا ہے۔ جس میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد شفیع از کندیاں۔

۶۔ خاکسار گوناگوں امراض میں مبتلا رہتا ہے۔ اتنی تکلیف ہے۔ کہ اٹھنے بیٹھنے کی تاب نہیں۔ دعائے صحت کا خواستگار ہوں۔ خاکسار سید مشتاق احمد کیمل پور از اٹک۔

۷۔ چوہدری دوست محمد خان ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی خانقاہ کی صحت یابی اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار حاجی غلام احمد امیر جماعت احمدیہ۔ کریام۔

۸۔ میرے لڑکے کی آنکھ میں تکلیف ہو گئی ہے۔ جس سے نظر خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ احباب شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار خواجہ غلام احمد نیا سالیئٹر۔

اعلان نکاح

محمد عبد الغفور خان صاحب کوٹلہ ریاست پٹیالہ ابن عبد الغنی خان صاحب سنوری کا نکاح مسماۃ خدیجہ بنت سید نصیر الدین صاحب مہاجر قادیان چھ سو روپیہ مہر پر حسب اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (جو بذریعہ تار حاصل ہوئی) مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب امیر جماعت قادیان نے ۲۴ ستمبر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار خواجہ معین الدین کارکن دفتر محاسب قادیان۔

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ ستمبر ۱۹۳۲ء کو میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب کرام درازی عمر و خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔

الفضل کا خاتم النبیین ؐ نمبر

آرڈر جلد آنے چاہئیں

قریباً ایک عشرہ سے یہ اعلان ہو رہا ہے۔ کہ سیرت النبی ؐ کے جلسے تمام ہندوستان میں ۶۔ نومبر کو منعقد ہونگے۔ اور اس تقریب سعید پر حسب معمول الفضل کا خاتم النبیین ؐ نمبر بھی بفضلہ تعالیٰ نہایت شاندار نکلے گا۔ اس کا تعلق صرف جماعت احمدیہ ہی سے نہیں۔ بلکہ دیگر مسلمانوں اور دوسرے اہل مذاہب میں بھی اس کی اشاعت ہونی چاہیئے۔ اور اسی غرض سے یہ جلسے بھی کئے جاتے ہیں۔ تا اس سید المعصومین ؐ کے محامد سے تمام دنیا واقف و آگاہ ہو جائے۔ اور وہ اس ذات ستودہ صفات کو اپنا رہنما اور رہبر بنائیں۔ اور اسے اپنا رہنما اور رہبر جانیں۔ پس ہر احمدی کا بلکہ ہر کلمہ گو مسلمان کا فرض ہے کہ وہ خاتم النبیین ؐ نمبر کو زیادہ سے زیادہ اشاعت پذیر کرے۔

احباب جماعت احمدیہ کے سیکرٹریوں۔ پریذیڈنٹوں۔ امیروں۔ اور دیگر ذی وجاہت ممبروں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر سب کے سامنے یہ معاملہ رکھیں۔ اور جس قدر زیادہ سے زیادہ پرچے اپنے شہر اور قریب و جوار کے علاقہ کے لئے منگوا کر فروخت یا مفت تقسیم کر سکتے ہوں۔ یا خود اپنے لئے لے سکتے ہیں۔ ان کا آرڈر ۱۷۔ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ تاکہ ہم مطلوبہ تعداد کے مطابق یہ خاص نمبر چھپوائیں۔ یہ بارہا عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ لیتھو پریس پر جتنی تعداد میں پہلا پتھر یا فرمہ (چو صفحہ) چھپتا ہے۔ اتنا ہی دوسرا چھپے گا۔ اس لئے اگر بعد میں درخواستیں آئیں۔ تو ان کی تعمیل میں مزید اخبار نہیں چھپوایا جا سکتا۔ کیونکہ مطبع اتنی دیر تک محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ نہ قادیان میں ہمارے پاس اتنے پتھر ہیں۔ اس لئے سب دوست مہربانی فرما کر ایسے وقت میں ہمیں آرڈر دیں۔ کہ ۱۷۔ اکتوبر تک قادیان پہونچ جائے۔ یہ تشریح بھی ہونی چاہیئے۔ کہ وی۔ پی ہو۔ یا قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج دی جائے۔ اگر ریلوے سٹیشن قریب ہو۔ تو اس کا نام بتایا جائے۔ امید ہے احباب اس گزارش پر خاص توجہ دینگے۔

قیمت فی پرچہ ہی چار۔ پانچ آنے ہوگی۔ اس پر اخبار دو لگائیں۔

نوٹ:۔ احباب اپنے اپنے شہر کے تاجروں اور کاروباری اصحاب سے اشتہار بھی بھجوائیں۔

مینیجر اخبار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

2

یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے کی جد و جہد

ہر احمدی تبلیغ احمدیت کے متعلق اپنا فرض ادا کرے

ہر احمدی کا عہد

اللہ تعالٰے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دنیا میں جو جماعتیں قائم کرتا ہے۔ ان میں شامل ہونے والے ہر فرد کا اہم ترین فرض تبلیغ دین اور اشاعت حق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ہر احمدی کے لئے یہ عہد ضروری قرار دیا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔ اس عہد کو پورا کرنے کے جہاں اور کئی ایک پہلو ہیں۔ وہاں یہ بھی ہے کہ دین کی اشاعت اور تبلیغ میں کوئی دنیوی مصروفیت۔ اور دنیوی عذر حائل نہ ہونے دیا جائے۔ اور جب خدمتِ دین کے لئے دعوت دی جائے۔ تو ہر قسم کے دُنیوی کاروبار کو چھوڑ کر پوری سرگرمی اور جوش کے ساتھ لبیک کہی جائے:۔

جماعت احمدیہ کی اجتماعی تبلیغی جد و جہد

یہ خدا تعالٰے کا فضل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے باوجود اپنی قلت اور غربت کے خدمتِ اسلام اور تبلیغِ دین میں وُہ خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ جن کی مثال صفحۂ عالم پر اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اور خدمتِ دین کے متعلق جماعت احمدیہ کے جوش اور فداکاری کو دیکھتے ہوئے مخالفین تک یہ اعتراف کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں خدمتِ اسلام کے لئے جو ولولہ اور انہماک پایا جاتا ہے۔ اس کی نظیر صحابہ کرام کے زمانہ کے سوا اور کہیں نظر نہیں آتی لیکن اس وقت تک کی جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں جماعتی اور مجموعی رنگ رکھتی ہیں۔ یعنی جو کچھ ہو رہا ہے۔ احمدیوں کی متحدہ اور مشترکہ کوشش سے ہو رہا ہے۔ ایک حصہ جماعت اپنے اموال کے ذریعہ خدمتِ دین میں شرکت اختیار کئے ہوئے ہے ایک حصۂ جماعت اپنے اموال کے علاوہ اپنے اوقات بھی اس مقدس فرض کی سرانجام دہی میں صرف کر رہا ہے۔ اور بعض اصحاب کو یہ سعادت بھی نصیب ہو چکی ہے۔ کہ انہوں نے اپنی جانیں بھی دین کی خدمت کرتے ہوئے خدا تعالٰے کی راہ میں قربان کر دی ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ جو اس شرف اور سعادت کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کی دلی خواہش اور تمنا یہ ہے کہ خدا تعالٰے اپنی راہ میں انہیں اپنی جانیں نثار کرنے کا موقعہ عطا کرے:۔

تبلیغی کوششوں میں غیر معمولی وسعت کی ضرورت

غرض جماعت احمدیہ خدمتِ دین کے متعلق مجموعی طور پر ہر وہ پہلو اختیار کئے ہوئے ہے۔ جو خدا تعالٰے کی قائم کردہ جماعتوں کا امتیازی نشان ہوتا ہے۔ اور جس سے ان کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جس مقصد اور مدعا کے لئے جماعت احمدیہ کھڑی کی گئی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ ساری دُنیا میں حق و صداقت کو پھیلا دیا جائے۔ اور ہر جگہ اسلام کا نور پہنچایا جائے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے۔ اور دُنیا میں جو ظلمت و گمراہی پھیلی ہوئی ہے اس کی وسعت کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جب تک جماعت احمدیہ اپنی تبلیغی کوششوں کو غیر معمولی طور پر وسیع نہ کر دے گی اور اس میں شامل ہونے والا ہر فرد مجموعی تبلیغی مساعی کو کامیاب بنانے کے علاوہ تبلیغ احمدیت میں بالذات خود حصہ لینا شروع نہ کر دے گا۔ اس وقت تک وُہ رفتارِ ترقی میسر نہ آسکے گی جس کا منزلِ مقصود تک پہونچنے کے لئے میسر آنا ضروری ہے:۔

ہر احمدی تبلیغ احمدیت میں مصروف ہو جائے

اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کئی سال سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ ہر احمدی کو تبلیغ احمدیت کے متعلق ذاتی طور پر بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے اور اس کے لئے کئی تجاویز بھی ارشاد فرما چکے ہیں۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ حضور نے یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ سال میں ہر احمدی کو اپنے درجہ اور اپنے رتبہ کا کم از کم ایک شخص احمدی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور پھر مختلف مواقع پر اس کی تشریح و توضیح کر کے اس پر عمل کرنے کی تاکید فرما چکے ہیں:۔

یوم التبلیغ

یہ سعی تو ایسی ہے۔ جو سارے سال جاری رہنی چاہیئے۔ لیکن اس سلسلہ میں مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کے اجلاس میں حضور نے نمائندگانِ جماعت احمدیہ کے مشورہ سے یہ طے فرمایا۔ کہ سال میں ایک دن ایسا مقرر کیا جائے۔ جبکہ ہر ایک احمدی مرد و عورت انفرادی طور پر اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ احمدیت میں مصروف ہے۔ اور یہ سارا دن اس کام کے لئے وقف کیا جائے:۔

یوم التبلیغ کے متعلق انتظامات

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے متعدد اعلانات اور الفضل کے مضامین سے جماعت احمدیہ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے یوم التبلیغ ۸ر اکتوبر کو مقرر فرمایا ہے۔ جو چند ہی دنوں کے بعد آنے والا ہے۔ اسے کامیاب بنانے کے لئے امید ہے۔ تمام احمدی جماعتوں نے انتظامات مکمل کر لئے ہونگے۔ اور ایسی فہرستیں تیار کر لی ہونگی۔ جن کے مطابق ہر احمدی اپنے حلقہ تبلیغ مقرر ہو چکا ہوگا۔ اگر کسی مقام کی جماعت ابھی تک یہ انتظام مکمل نہ کر سکی ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ بہت جلد ادھر متوجہ ہو۔ اور قبل اس کے کہ ۸ر اکتوبر کا دن آئے۔ ضروری انتظامات جن کی تفصیل اور تشریح کئی بار کی جا چکی ہے تکمیل کو پہونچ جانے چاہئیں۔ تاکہ یوم التبلیغ پوری شان کے ساتھ منایا جائے۔ اور کوئی احمدی اس میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے:۔

انتظامات کی اہمیت

چونکہ یوم التبلیغ منانے کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ اس لئے ابتدائی انتظامات میں مشکلات کا پیش آنا لازمی ہے۔ اور محنت و مشقت بھی زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ انتظامات ایسے ضروری ہیں۔ کہ ان کی طرف پوری توجہ نہ کرنا۔ اور انہیں پایہ تکمیل تک نہ پہونچانا یوم التبلیغ کے اصل مقصد اور مدعا کو سخت نقصان پہونچانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی نے اس طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

ضروری ہے۔ کہ محکمہ (دعوۃ و تبلیغ) ایسے قواعد بنائے۔ کہ ہر احمدی (مرد و عورت) اس دن تبلیغ میں مشغول ہو سکے۔ اور کوئی رہ نہ جائے۔ اس غرض کے لئے اس قسم کی فہرستیں بنانی چاہئیں

جن میں یہ درج ہو۔ کہ کتنے لوگ ایسے ہیں۔ جو گھر پر بلا کر دعوت یا چائے میں مدعو کرکے تبلیغ کریں گے۔ کتنے ایسے ہیں۔ جو بازار میں کھڑے ہو کر تبلیغ کریں گے۔ کتنے ایسے ہیں۔ جو شہر سے باہر جا کر تبلیغ کریں گے۔ کتنے ایسے ہیں۔ جو گاؤں میں تبلیغ کریں گے جب اس قسم کی لسٹ بن جائے۔ تو پھر اس کے مطابق کام دیکھا جائے۔ ورنہ انفرادی تبلیغ ریت کے نیچے ایسا بہنے والا پانی ہے۔ کہ جس کا پتہ بھی نہ لگے گا۔ چند احمدی تو تبلیغ کریں گے اور باقی اس برہمن کی طرح جس نے پانی میں کنکر پھینک کر کہا تھا۔ کہ تو راستان سو سو راستان سمجھ لیں گے۔ کہ ان کی طرف سے بھی تبلیغ ہو گئی۔

پس جہاں انفرادی تبلیغ میں فوائد ہیں۔ وہاں بہت سے خطرات بھی ہیں۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ جس مقصد کے لئے یوم التبلیغ مقرر کیا جا رہا ہے۔ وہی فوت ہو جائے۔ پس ایسی سکیم بنائی جائے کہ جس کے ماتحت نگرانی کی جا سکے۔ عورتوں کی بھی۔ اور مردوں کی بھی۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی ہدایات

حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں نظارت دعوت و تبلیغ تفصیلی ہدایات جاری کر چکی ہے۔ اور وہ سکیم بھی پیش کر چکی ہے۔ جس کے مطابق اس دن تبلیغ ہونی چاہیئے۔ اور تبلیغ کرنے والوں کی نگرانی کرنی چاہیئے۔ اب یہ احمدی جماعتوں کا کام ہے۔ کہ اس کے مطابق انتظامات کریں۔ اور یوم التبلیغ نہایت شان کے ساتھ منائیں۔

صرف ایک دن

سال کے ۳۶۵ دنوں میں سے صرف ایک دن تبلیغ احمدیت کے لئے وقف کر دینا۔ اور صبح سے شام تک اس فرض کی ادائگی میں مصروف رہنا۔ جو ہر احمدی کے لئے سب سے اہم فرض ہے۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کے نتائج نہایت اعلیٰ مرتب ہوں گے۔ اس طرح نہ صرف بے شمار لوگوں تک وہ پیغام حق پہنچ جائے گا جس کے پہنچانے کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے ایک ایسی جماعت قائم کر دی ہے جو خدا تعالےٰ کے اس ارشاد کی مصداق ہے۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ بلکہ ہر احمدی کے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائیگا۔ کہ وہ ذاتی طور پر تبلیغ احمدیت کا ذمہ دار ہے۔ اور عملی طور پر وہ اس احساس کا ثبوت پیش کر سکے گا۔ یہ وہ مبارک احساس ہے جس پر جماعت احمدیہ کی کامیابی کا دارومدار ہے۔ اور جس کی وجہ سے ہماری تبلیغی جدوجہد میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ہر احمدی کی زندگی کا مبارک دن

پس ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ وہ ۸۔ اکتوبر کے دن کو اپنی زندگی کا ایک نہایت ہی مبارک دن سمجھے۔ اور اس سعادت کے حصول کے لئے پوری پوری کوشش کرے۔ جس کا موقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے مہیا فرمایا ہے اس دن جسے خدا تعالےٰ توفیق دے۔ اپنے ہاں غیر احمدی اصحاب کو کھانے یا چائے کی دعوت پر بلائے۔ اور پھر تبلیغ احمدیت کرے جس کے لئے اس قسم کا موقعہ نہ ہو۔ وہ خود غیر احمدیوں کے ہاں جائے۔ اور انہیں پیغام حق سنائے۔ جو دوست ہمت اور طاقت رکھتے ہوں وہ زبانی تبلیغ کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں لٹریچر تقسیم کرکے دوہرا ثواب حاصل کریں۔ جو دوست اس دن سفر میں ہوں۔ انہیں دوران سفر میں بھی تبلیغ میں مصروف رہنا چاہیئے۔ خواتین کے لئے بھی عورتوں میں تبلیغ کرنا ایسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ مردوں کے لئے مردوں میں تبلیغ کرنا۔ غرض ہر احمدی کو خواہ وہ ملازم ہو۔ یا تاجر۔ زمیندار ہو۔ یا کوئی اور کاروبار کرنے والا یوم التبلیغ صبح سے شام تک منانا چاہیئے۔ اور تبلیغ میں مصروف رہنا چاہیئے۔

ہر احمدی سے امید

امید ہے۔ کہ ہر ایک احمدی پورے جوش اور سرگرمی کے ساتھ یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے میں اپنا حصہ ادا کرے گا۔ پورے تحمل۔ اور وقار کے ساتھ پیغام حق پہنچائے گا۔ اور اگر تلخ و ترش کلمات سننے کا موقعہ پیش آئے۔ تو بھی پرواہ نہ کرے گا۔ حتیٰ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی تکلیف برداشت کرنا بھی اپنی سعادت سمجھیگا۔

گاندھی جی کی دھمکی ہندوؤں کو

گاندھی جی نے فاقہ کشی ترک کرنے کے بعد جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس میں ہندوؤں کو یہ دھمکی دی ہے۔ کہ اگر انہوں نے اچھوتوں کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا۔ اور انہیں انسانی حقوق نہ دیئے تو وہ دوبارہ فاقہ کشی شروع کر دیں گے۔ مگر اس کے لئے کوئی عرصہ مقرر نہیں کیا گیا۔ کہ کب تک گاندھی جی ہندوؤں کے متعلق یہ انتظار کریں گے۔ کہ وہ اچھوتوں کے ساتھ انسانیت کا سلوک کرتے ہیں یا نہیں اس وجہ سے اس دھمکی کی کچھ بھی قدر و قیمت باقی نہیں رہ جاتی۔ لیکن اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اس وقت جو کچھ اچھوت اقوام کے متعلق کیا گیا۔ وہ محض نمائشی اور بالکل عارضی تھا۔ اور گاندھی جی کو بھی اس کے دیرپا ہونے کا یقین نہیں ہے۔ اسی لئے وہ دھمکی دے رہے ہیں۔

گاندھی جی کو مسلمانوں میں اعتماد پیدا کرنے کی آرزو

گاندھی جی نے اپنے اعلان میں مسلمانوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور انہیں یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ

"میں مسلمانوں کے لئے آج بھی وہی ہوں۔ جو ۱۹۲۰ء میں تھا۔ میں اب بھی ان کا اعتماد حاصل کرنے کی خاطر جان قربان کرنے کو تیار ہوں۔"

ہمیں یہ ماننے سے تو انکار نہیں۔ کہ گاندھی جی آج بھی وہی ہیں۔ جو ۱۹۲۰ء میں تھے۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمان اب وہ نہیں۔ جو ۱۹۲۰ء میں تھے۔ اس وقت ان کا ایک طبقہ نادانی۔ اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے گاندھی جی کی باتوں میں آ گیا۔ لیکن جوں جوں گاندھی جی کی اصل حقیقت واضح ہوتی گئی۔ اس طبقہ میں کمی آتی گئی۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ وہ لوگ جو گاندھی جی کے دست راست تھے۔ اور جنہیں گاندھی جی فخریہ طور پر اپنے بازو کہا کرتے تھے۔ وہ بھی ان سے سخت متنفر اور بیزار ہو چکے ہیں۔ اور اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ گاندھیت میں کسی مسلمان کو نہ پھنسنے دیں۔

پس اس تلخ تجربہ نے مسلمانوں کی حالت میں بہت بڑا تغیر پیدا کر دیا ہے۔ اور اب گاندھی جی کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اپنی جان قربان کرکے بھی مسلمانوں میں اعتماد حاصل نہیں کر سکتے۔ اس دفعہ کی فاقہ کشی میں ہی ان کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ ۱۹۲۴ء میں جب انہوں نے ۲۱ روز کا برت رکھا تھا۔ اس وقت مسلمانوں کی توجہ ان کی طرف کس طرح مبذول رہی تھی۔ اور مسلمانانِ ہند کے محبوب لیڈر مولانا محمد علی نے اپنے ہاں لے جا کر انہیں کس قدر اعزاز بخشا تھا۔ اور اب کے مسلمانوں نے انہیں کس نظر سے دیکھا۔

تازہ فساد کے موقعہ پر حکومت کشمیر کی فرض شناسی

سری نگر میں حال میں کشمیری پنڈتوں نے جو فساد کیا۔ اور جس میں انہوں نے نہایت بے دردی سے مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگے۔ ان کی دوکانیں لوٹ لیں۔ اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار "ملاپ" (۲۹ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"اس فساد میں نہ جوان کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ نہ بوڑھے کا۔ نہ مرد کا۔ نہ عورت کا۔ جو بھی سامنے آیا۔ اسے پتھروں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ یہ انتہائی جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔"

ان الفاظ میں تو فسادی لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر حکومت نے جس فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"کیا یہ قابل شرم بات نہیں ہے۔ کہ ایک طرف تو رعایا حرف دہراس سے بے جان ہو رہی ہے۔ کسی شریف کا جان و مال اور عزت محفوظ نہیں۔ اور ادھر دربار رنگا ہوا ہے۔ اور رنڈیوں کا ناچ ہو رہا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ہر ایک ہندو کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اور اب زیادہ برداشت کی طاقت نہیں رہی۔ سری نگر کے فسادیوں نے تو اپنی خباثت کا ثبوت دے ہی دیا تھا۔ لیکن مہاراجہ کے مشیروں کو یہ کیا سوجھی۔ کہ جب دم جل رہا تھا۔

احمدیت کے متعلق مضمون

تصدیق حضرت احمد قادیانی

از حضرت مجدد الف ثانی

مسلمانان ہند میں سے کون ہے۔ جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہیں۔ آنجناب کے قلم مبارک سے بعلم الٰہی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق میں ایسا واضح اور بین کلام صادر ہوا ہے۔ کہ ممکن نہیں وہ جسے آپ سے کچھ بھی تعلق اور عقیدت ہو۔ یا جس کے دل میں آنجناب کے علم لدنی اور اسرار ربانی سے بہرہ ور ہونے کی کچھ بھی وقعت ہو۔ وہ اس کلام کے آگے سر تسلیم خم کر کے حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اقرار کرنے سے گریز کرے۔ پس اغلب ہے۔ کہ سعید روحیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے ہم ذیل میں حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرہندی کے کلام کا خود انہی کے مرید خاص کا ترجمہ درج کرتے ہیں

ایک قابل غور حوالہ

"میں ایسی عجیب بات بیان کرتا ہوں۔ جسے نہ کسی نے کبھی سنا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر دی ہے۔ اس واسطے ان لوگوں کو اس سے آگاہ کرتا ہوں۔ یہ سب کچھ اسی کے فضل سے ہے۔ کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد مبارک سے کچھ اوپر ہزار سال بعد ایسا زمانہ آ رہا ہے۔ کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے۔ اور حقیقت کعبہ کے مقام سے مل کر ایک ہو جائے۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو۔ اور ذات احد کا مظہر بنے۔ اور دونوں مبارک نام مسمی کو حاصل ہوں۔ اور پہلا مقام حقیقت محمدیت کا خالی ہو جائے۔ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں۔ اور شریعت محمدی پر عمل کریں۔ اس وقت حقیقت عیسوی اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت محمدی کے خالی شدہ مقام میں قرار پائیگی"

(از کتاب مبداء و معاد ص ۴۲ ترجمہ اردو)

موعودہ زمانہ اور موعودہ واقعات

ہر وہ شخص جسے اسلام سے کچھ بھی محبت و انس ہے وہ عبارت محولہ بالا پڑھ کر ضرور دلی تمنا ظاہر کرے گا۔ کہ خدا کرے حضرت مجدد صاحب سرہندی کے پیشکردہ علم الٰہی کا موعودہ زمانہ پائے۔ اور اس زمانہ کے لازم حالی عظیم الشان واقعات کو بھی بچشم خود دیکھے۔ اور اس کی برکات سے مستفیض ہو۔ سو اگر کسی کے کان ہیں۔ تو سنے۔ اور اگر کسی کی آنکھیں ہیں۔ تو دیکھے۔ کہ عبارت محولہ بالا کا موعودہ زمانہ اور اس زمانہ کے موعودہ واقعات ظاہر ہو چکے ہیں۔ یعنی آنحضرت صلعم کے عہد مبارک سے کچھ اوپر ہزار سال بعد کا زمانہ آ چکا ہے "کچھ اوپر ہزار سال بعد" کا حد کمال تیرہ سو برس ہجری کا آخر ہے۔ اور اب تو اس پر بھی ۵۱ سال گزر چکے ہیں۔ اگر اس موعودہ زمانہ کی حد کمال ۱۳۰۰ کا آخر نہیں تھی۔ تو "کچھ اوپر ہزار سال بعد" کی تعیین بالکل باطل ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد کا زمانہ "کچھ اوپر" نہیں۔ بلکہ "نصف اوپر" بلکہ بہت اوپر ہزار سال بعد کا زمانہ ہوگا۔ پس جیسا کہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ محولہ بالا علم الٰہی کا موعودہ زمانہ یقیناً اپنی حد "کچھ اوپر ہزار سال بعد" کے مطابق گزر چکا ہے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ بروئے حساب اور عقل کسی اور زمانہ کو موعودہ قرار دیا جا سکے۔ ایسا ہی یہ امر بھی یقینی اور قطعی ہے کہ اس موعودہ زمانہ کے لازم حالی وہ عظیم الشان واقعات بھی ہو چکے ہیں۔ جن کا ذکر عبارت محولہ بالا میں بتصریح موجود ہے۔ یعنی اول یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پہلے مقام حقیقت محمدی سے عروج کر کے اپنے انتہائی مقام حقیقت احمدی میں پہنچ چکے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرما ہو کر حقیقت محمدی کے خالی شدہ مقام کو حاصل لو ور پر کر چکے ہیں۔ یہی وہ واقعات ہیں۔ جو مختصر طور پر ماحصل مضمون حوالہ مندرجہ بالا کا ہو سکتے ہیں۔ پس جس طرح اس زمانہ کے ماسوا "کچھ اوپر ہزار سال بعد" کے موعودہ زمانہ کا کسی اور زمانہ کو مصداق قرار دینا غلط ہے اسی طرح اب حضرت مرزا صاحب کے نزول کے بعد کسی اور کے نزول کی تمنا اور شوق رکھنا محض لاحاصل اور فضول ہے۔ کیونکہ موعودہ زمانہ گزر چکا ہے۔ اور اس کے لازم حالی واقعات بھی یقیناً ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔

ظہور واقعات کا ثبوت

واقعات کے ظہور پذیر ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے قول کی اپنے فعل سے نہایت واضح طور سے تصدیق کر دی ہے۔ اور جب خدا کا قول اس کے فعل سے کھلے طور پر تصدیق پا جائے۔ تو اس کے امر حق ہونے میں قطعاً چون و چرا کی گنجائش نہیں رہ سکتی۔ سو اس بارے میں ہم یہ بات بآواز بلند علی الاعلان کہنے سے ہرگز رک نہیں سکتے۔ کہ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے آکر اس علم الٰہی کو بدلائل حقہ لفظاً لفظاً خود صاحب حال ہونے کی حیثیت سے سچا کر دکھا دیا۔

حقیقت محمدی کا عروج

اگر کوئی منکر ہو۔ تو اسے کھلا چیلنج ہے۔ کہ وہ ثابت کرے بجز حضرت احمد قادیانی کے وہ کون ہے۔ جس نے علی الاعلان یہ کہا۔ کہ:۔

"یقیناً یہ زمانہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلعم کے قدم رکھنے کی جگہ ہے۔ جیسا کہ آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم اور دیگر آیات قرآنیہ سے ثابت ہوتا ہے × × × × × × × × بلکہ حق یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی روحانیت ان دنوں میں بہ نسبت ان دنوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ بدر تام کی مانند ہے × × × × × × × اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند یعنی شروع ۱۴۰۰ سال ہجری اختیار کیا ہے"۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱ و ص ۱۸۲)

اور حضرت مجدد صاحب سرہندی کے ان الفاظ "زمانہ آرہا ہے۔ کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے۔ اور حقیقت کعبہ کے مقام سے مل کر ایک ہو جائے" کی صرف تصدیق ہی نہ فرمائی بلکہ حقیقت الامر میں اس واقع کا ہو جانا کھلے طور پر ظاہر فرما دیا۔

ہاں بجز حضرت احمد قادیانی وہ کون ہے۔ جس نے اس علم الٰہی کو محض خوشکن باتوں تک ہی محدود نہ رکھا۔ بلکہ خود بحکم ربی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز اتم اور مظہر اکمل بن کر صاحب حال اور واقف راز ہونے کی حیثیت میں دنیا کو اس امر کی شہادت حقہ دی۔ کہ

"ہمارے نبی کریم صلعم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا۔ اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا۔ بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی" (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷)

اور آنحضرت صلعم نے اپنے انتہائی معراج کو خالی قال ہی قال اور محض بالقوہ صورت ہی تک محدود نہ رکھا۔ بلکہ اس بات کا یقینی اور قطعی ثبوت بالفعل اور ظاہر صورت میں بھی مہیا فرمایا یعنے "خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار فرمایا۔ جیسا کہ

خدا تعالےٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا۔ میں وہی مظہر ہوں۔ پس ایمان لا" (خطبہ الہامیہ ص۱۷۰ و ص۱۷۱)

اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تجلّی کا وقت

ہاں بجز حضرت احمدؐ قادیانی کے وہ کون ہے۔ جس نے آکر دنیا میں منادی کی۔ کہ "اب اسم محمدؐ کی تجلّی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ × × × × × × × × × × بلکہ اب اسم احمدؐ کے نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے۔ × × × × × × × × اور خدا نے (اسم محمدؐ کے لازم حال) جلالی رنگ کو منسوخ کر کے (اب) اسم احمدؐ کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا ہے جو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔ جو عیسےٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر (اسم احمدؐ کے لازم حال) جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے"۔ (اربعین نمبر ۴ ص۱۷ و ص۱۸) کیونکہ حقیقت محمدیؐ اپنے پہلے مقام سے عروج کر کے اپنے انتہائی مقام پر پہنچ کر حقیقت احمدیؐ کے نام سے موسوم اور اس میں منتقل ہو چکی ہے۔ اور آنحضرت صلعم نہ صرف محمدؐ ہی ہیں۔ بلکہ احمدؐ بھی ہیں۔ اور اس طرح حوالہ مندرجہ صدر کے ان الفاظ کو کہ "وہ زمانہ آرہا ہے۔ کہ × × × × × × × × اس وقت حقیقت محمدیؐ کا نام حقیقت احمدیؐ ہو × × × × × × × اور دونوں مبارک نام مسمیٰ کو حاصل ہوں" اپنے بیانات اور دلائل سے لفظاً لفظاً سچا ثابت کیا۔

ذات احد کا مظہر

پھر بجز احمدؐ قادیانی کے وہ کون ہے جس نے مندرجہ صدر حوالہ کے ان الفاظ کو کہ "زمانہ آرہا ہے کہ × × × × × × × × × وہ (یعنی آنحضرت صلعم یا حقیقت محمدیؐ) ذات احد کے مظہر بنے" بڑی شد و مد سے ثابت کیا۔ کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ترقی کے اس انتہائی نقطۂ کمال کو حاصل کر چکے ہیں۔ کہ کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح خدا اپنے فیضان خدائی میں واحد اور یکتا ہے۔ اور باعتبارِ الوہیت اپنی ذات میں احد ہے۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے فیضان نبوّت و رسالت میں یکتا اور واحد ہیں۔ اور باعتبار نبوت اپنی ذات میں احد۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس یکتائی کو اگر کسی نے دنیا میں آکر پیش کیا۔ تو وہ صرف حضرت احمدؐ قادیانی ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں بڑے زور سے منادی کی۔ کہ آنحضرت صلعم اب اس درجہ اور شان کے نبی ہیں۔ کہ آج آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے۔ اور اس کو بعض خرکش دعویٰ تک ہی محدود نہ رکھا۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی اس یکتا اور واحد شان نبوت کے ثبوت میں نبوت

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس یکتا مخصوص اور انتہائی علو شان نبوت جس میں قطعاً کوئی نبی شریک نہیں، کو جس رنگ میں پیش کرنے والا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بالقوہ کو بالفعل صورت اختیار کروے۔ آج تک صفحۂ ہستی میں سوائے حضرت احمدؐ قادیانی کے کوئی پیدا نہیں ہوا۔

نزول عیسیٰ کی حقیقت

ہاں اسی طرح بجز احمدؐ قادیانی کے وہ کون ہے۔ جس نے بدلائل قاطعہ اور براہین قاہرہ سے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا۔ کہ نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح ناصریؑ بروئے قرآن شریف اور احادیث نبویہ اور مطابق سنت انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کا دوبارہ بذاتہٖ واپس آنا ممتنع اور محال ہے۔ بلکہ اس لئے بھی ان کا دوبارہ آنا غلط ہے کیونکہ وہ بحیثیت حضرت مسیح ناصریؑ ایک مستقل نبی اور صاحب انجیل رسول اسلام سے ۶۰۰ سال پہلے قائم اور قرار پا چکے ہیں۔ اور ان کا امتی ہو جانا۔ جو آنے والے مسیح کے لئے ایک لازمی شرط قرار دی گئی ہے۔ بالکل ممتنع اور محال ہے۔ پس جس عیسیٰ علیہ السلام کی خبر پاک تحریروں کی مختلف آیات میں بکثرت دی گئی ہیں۔ وہ مسیح موسوی ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ میں ہوں۔ جو مسیح محمدیؐ خدا کے حکم سے مقرر ہوا ہے۔ اور چونکہ میں روحانی حقیقت کے رو سے سچ مچ عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوں۔ اس لئے پاک نوشتوں کے بموجب میں شریعت محمدیہ پر عمل پیرا ہو کر خدا کے حکم اور اذن سے حقیقت محمدیؐ کے خالی شدہ مقام پر سرفراز کیا گیا ہوں۔ اور چونکہ حقیقت عیسوی نے عروج کر کے حقیقت محمدیؐ کے خالی شدہ مقام کو حاصل کر لیا ہے۔ اس لئے اور محض اس لئے میں اپنی تمام شان میں اصلی عیسےٰ ابن مریم سے بہت بڑھ کر ہوں (دوافع البلاء ص۱۳)

کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ حقیقت محمدیؐ من کل الوجوہ حقیقت عیسوی سے بہت بڑھ کر ہے پس نادان ہے وہ جو حضرت احمدؐ قادیانی کو مسیح موعود تو مانے۔ لیکن آپ کے فی الواقع نبی ہونے سے انکار کرے حالانکہ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ ایک فرد کامل صرف مقام حقیقت محمدیہ کو تو واقعی طور سے حاصل کرے۔ اور نفس الامر میں وہ نبی نہ ہو۔ اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی ہر شان میں یا حقیقی معنوں میں بڑھ کر ہو۔ اس سے تو مقام حقیقت محمدیؐ کی صریح کسر شان لازم آتی ہے۔ القصہ بجز حضرت احمدؐ قادیانی کے کوئی نہیں جس نے مسیح موعود بن کر اور شریعت محمدیہ پر عمل پیرا ہو کر حقیقت محمدیؐ کے خالی شدہ مقام کو حاصل کیا ہو۔ اور یہ کہا ہو۔ کہ

پس اس نص صریح (وآخرین منھم لما یلحقوا بھم) سے ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود حقیقت محمدیؐ کا مظہر ہے۔ اور جلالی طور پر نازل ہوا ہے۔ اسی لئے ہمارے نزدیک اس کا ظہور بروزی مصطفیٰ کا ظہور مانا گیا ہے۔ اور اس کا زمانہ رسول کریمؐ کے زمانی معراج کا منتہا اور خیر الوراء کی روحانی تجلّی کا آخری سر انجام کیا گیا ہے۔ اور جہان کے پروردگار کا یہ پختہ وعدہ تھا۔ کہ (خطبہ الہامیہ ص۱۷۰)

گویا حضرت مجدد صاحب سرہندی کے ان الفاظ "زمانہ آرہا ہے۔ کہ × × × × × × × × × × × × پہلا مقام حقیقت محمدیؐ کا خالی ہو جائے۔ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں۔ اور شریعت محمدیہ پر عمل کریں۔ اس وقت حقیقت عیسوی اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت محمدیؐ کے خالی شدہ مقام میں قرار پائے گی" کو لفظاً لفظاً ہر پہلو سے اپنے وجود باوجود سے پورا اور سچا کر دیا۔ فالحمد للہ

غرض ہم نے بفضل تعالےٰ حضرت احمدؐ قادیانی کی ہی پاک اور مقدس تحریرات سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ علم الٰہی کو حضرت احمدؐ قادیانی نے "لفظاً لفظاً" پورا کیا۔ آپ نے اس علم الٰہی کو "ہوگا" سے "ہو چکا ہے" کے یقینی اور قطعی مقام تک پہنچا دیا۔ ایسی عظیم الشان ہستی جس نے بالقوہ اور مخفی کو بالفعل ظاہر سے۔ ہر شک و شبہ کو یقین اور ایمان سے ہر شبیہ کمال اور مرتبہ کو اس کا صاحب حال ہونے کی حیثیت سے ایک یقینی اور واقعی کمال اور مرتبہ سے تبدیل کر دیا بجز حضرت احمدؐ قادیانی علیہ السلام کے تختۂ عالم پر نہ کوئی اب تک پیدا ہوئی نہ کوئی اس وقت موجود ہے۔ اور نہ ہی آئندہ ممکن ہے۔

خاکسار سعدی از لاہور

امریکہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق ایک غیر مسلم خاتون کا مضمون

پٹس برگ (امریکہ) کے ایک اخبار پٹس برگ پوسٹ گزٹ میں مس۔ اینا جین فلپس نے ایک مضمون تحریر کیا ہے جس میں دو فوٹو بھی دیئے ہیں ایک جمعہ کی نماز کا ہے۔ جو قعدہ کی حالت کا ہے۔ اس میں ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب پیش امام اور کئی بیس کے قریب مرد عورت اور چھوٹے بچے ہیں دوسرے میں ڈاکٹر صاحب تین چھوٹے بچوں کو عربی کا قاعدہ پڑھا رہے ہیں مضمون یہ ہے اپنا موںہہ مشرق کی طرف کر کے جدہر ہزاروں میل کے فاصلہ پر مسلمانوں کا مقدس شہر مکہ واقع ہے۔ ایک پگڑی پوش سانولے رنگ کا دبلا پتلا آدمی اذان کی صدا بلند کرتا ہے۔ وہ عموماً ایک سبز رنگ کے جا نماز پر کھڑا ہو کر اذان دیتا ہے کیونکہ پٹس برگ کی مسجد میں کوئی مینار اس مطلب کے واسطے نہیں ہے۔ موجودہ مسجد ابتدا میں ایک دوکان تھی جسکو نماز پڑھنے کی جگہ میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ مسجد کی فضا کے سکوت کو صرف موذن کی صدائے بلند یا بازار میں گزرنے والی موٹر کاروں اور دیگر گھوڑے گاڑیوں کے پہیوں کی گڑگڑاہٹ ہی توڑتی ہے نمازیوں کی ایک کافی تعداد اس اذان کی آواز پر لبیک کہتی ہے۔ لہذا ایک بجے سے لیکر دو بجے تک یہ مقدس مذہبی عبادت نہایت خاموشی اور پورے ادب سے ادا کی جاتی ہے۔ پہلے پہل نمازی ایک لمبے کمرے میں جو کہ مسجد کے کمرے سے ملحق ہے جمع ہوتے ہیں۔ اور جب چاپ کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک بلند چبوترے پر ڈاکٹر محمد یوسف خان کھڑے ہو کر چند عربی کے جملے بیان کرتے ہیں۔ جو کہ قرآن شریف کی آیات ہوتی ہیں۔ پھر ان کا ترجمہ اور مطلب انگریزی میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کا نام خطبہ ہے۔ اس کے خاتمہ پر نمازی بوٹ سلیپر اور ہر قسم کی جوتیاں اتار دیتے ہیں۔ اور نماز کے کمرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جس میں خالی

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

۱۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولوی عبد الماجد صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے۔

۲۔ اخبار الفضل مجریہ ۲۱ ستمبر میں جماعت احمدیہ کرمپورہ ضلع شیخوپورہ کے جن عہدہ داروں کی منظوری دی ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔ یہ عہدہ دار جماعت احمدیہ آبنہ کے ہیں۔

۳۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداروں کی تقرر کی ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء تک منظوری دی جاتی ہے۔

جماعت تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ

سکرٹری تبلیغ — شیخ غلام محمد صاحب
سکرٹری مال

جماعت احمدیہ گنج (لاہور)

سکرٹری تبلیغ — بشیر احمد صاحب

جماعت احمدیہ رڑوپڑ ضلع انبالہ

پریذیڈنٹ:۔ سید دلاور علی شاہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر
سکرٹری:۔ آنریری لفٹیننٹ چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے
سکرٹری تبلیغ:۔ سید محمد صابر صاحب جعفری بی۔ اے (ریگ)
فنانشل سکرٹری۔ حکیم بخشش علی خانصاحب

جماعت احمدیہ راولپنڈی

سکرٹری تبلیغ — بابو فتح علی شاہ صاحب
نائب مہتمم تبلیغ — بابو مختار احمد صاحب ایاز بی۔ اے

جماعت احمدیہ بھاگلپور

جنرل سکرٹری۔ حکیم محمد سعید صاحب
اسسٹنٹ جنرل سکرٹری۔ پروفیسر علی احمد صاحب۔ ایم۔ اے
سکرٹری تبلیغ۔ نذیر الحق صاحب مختار
اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ:۔ کلیم الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت:۔ حکیم محمد سعید صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت:۔ ابو الحسن صاحب
سکرٹری امور عامہ:۔ مولوی اختر علی صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری امور عامہ:۔ ابو الرشید صاحب

جماعت احمدیہ سامانہ

انسپکٹر تبلیغ — فضل الرحمن صاحب
جنرل سکرٹری و سکرٹری تبلیغ:۔ منشی خلیل الرحمن صاحب
سکرٹری بیت المال — مولوی عبد الرشید صاحب
سکرٹری وصایا — مولوی عبد الرشید صاحب
سکرٹری امور عامہ و خارجہ — منشی حبیب الرحمن صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — منشی حبیب احمد صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ — شیر محمد خانصاحب

ناظر اعلیٰ ۲۶ ستمبر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کی خلاف ورزی سے بچو

چندہ کشمیر کمیٹی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آمد میں سے ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے ادا کیا جائے۔ اور غیر احمدی دوستوں سے بھی وصولی کی کوشش کی جائے۔ لیکن بعض احباب مرکزی چندوں میں سے کشمیر کمیٹی کا چندہ ادا کر دیتے ہیں۔ جو سراسر بے قاعدہ ہے۔ یہ چندہ بالکل الگ ہے۔ مرکزی چندوں میں کوئی کمی نہ ہونی چاہیئے۔ وہ چندے پورے کے پورے مرکز میں بھجوائے جانے چاہئیں۔ اس میں سے کشمیر کمیٹی کا چندہ کاٹنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے۔ تو اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے خلاف کرتا ہے کشمیر کمیٹی کے لئے چندہ نہ دینا خلاف ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہے۔ لیکن کشمیر کمیٹی میں مرکزی چندہ میں سے کاٹ کر چندہ دینا اس سے بھی زیادہ خلاف ہدایت ہے۔ پس دوستوں کو آگاہ رہنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اس فعل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی خلاف ورزی کے مرتکب نہ ہوں۔ یہ چندہ الگ وصول کر کے بھیجنا چاہیئے۔ نہ کہ وصول شدہ مرکزی چندہ کو کم کر کے کشمیر کمیٹی کے لئے ایک حصہ نکال دیا جائے۔ اور کشمیر کمیٹی کے لئے چندہ نہ جمع کیا جائے۔ چندہ عام علیحدہ ہے۔ اس میں سے کشمیر کمیٹی کا چندہ کسی صورت میں بھی نہ نکالا جائے۔ (ناظر بیت المال)

محصلین کے متعلق اعلان

محصلین بیت المال کے حلقہ جات میں کچھ تغیر و تبدل کیا گیا ہے۔ جسے احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے

نام محصل	نام حلقہ
میاں بدر خان صاحب	اضلاع گورداسپور و ہوشیارپور
حکیم محمد فیروز الدین صاحب	اضلاع امرتسر۔ و سیالکوٹ
مولوی عبد العزیز صاحب	اضلاع لائل پور و سرگودھا
قریشی امیر احمد صاحب	اضلاع لاہور۔ شیخوپورہ۔ جھنگ
چوہدری بدر الدین صاحب	اضلاع گجرات۔ جہلم۔ گوجرانوالہ راولپنڈی۔ کیمل پور
مولوی محمد علی شاہ صاحب	اضلاع جالندھر۔ لدھیانہ۔ انجمن ہائے علاقہ ریاست ہائے پٹیالہ۔ نابھہ۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ
چوہدری فیض احمد صاحب	اضلاع ملتان۔ منٹگمری۔ ڈیرہ غازیخان

ناظر بیت المال قادیان

وصایا کے متعلق اعلان

اکثر موصی وصیت لکھ کر دفتر میں بھیج دیتے ہیں۔ مگر چندہ شرط اول اور اعلان وصایا ساتھ نہیں بھیجتے۔ اور تصدیقی فارم سکرٹری صاحبان اور امراء کے نام بھیجے جاتے ہیں۔ مگر بعض حالات کے ماتحت تصدیق ہونے میں دیر ہو جاتی ہے۔ موصیان حصہ آمد اس عرصہ میں چندہ عام بھیجتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک موصی نے تحریر وصیت میں اقرار کیا ہوتا ہے۔ کہ تحریر وصیت کے وقت سے حصہ آمد ماہ بماہ تازیست بھیجتا رہوں گا۔ آئندہ ہر موصی جس نے حصہ آمد کی وصیت کی ہو۔ تاریخ وصیت سے ماہ بماہ حصہ آمد وصیت بھیج دیا کریں۔ جو موصی بجائے حصہ آمد وصیت کے چندہ عام بھیجیں گے۔ وہ رقم ان کے حساب وصیت میں منسوب نہیں ہوگی۔ اتنی رقم ان کے ذمہ بقایا رہے گی۔ چاہے منظوری وصیت اور اجرائے سارٹیفکیٹ کو کتنا عرصہ لگ جائے۔ تحریر وصیت سے موصی کے ذمہ حصہ آمد واجب ہو جاتا ہے۔ یہ اعلان ہر موصی کو سنا دیا جائے۔

سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

سیرت خاتم النبیین کے متعلق نظارت تالیف و تصنیف کا اعلان

سیرت خاتم النبیین حصہ اول و دوم جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ ان تصانیف کے جملہ حقوق بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب ان کتب یا ان کے حصص یا تراجم کو بغیر منظوری صدر انجمن احمدیہ طبع نہ کرائیں۔ ناظر تالیف و تصنیف

بہاولپور میں ایک احمدی کے خلاف تنسیخ نکاح کا مقدمہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور کی عدالت میں دیوبندی مولویوں پر احمدی علماء کی جرح

الفضل کے خاص رپورٹر کے قلم سے

(گزشتہ سے پیوستہ)

مولوی انور شاہ صاحب پر جرح

مولوی جلال الدین صاحب شمس نے جب عدالت کی طرف سے ناقابل برداشت روکاوٹ پیدا کرنے پر جرح بند کر دی اور اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گئے۔ تو انسپکٹر صاحب پولیس نے انہیں مخاطب کر کے کہا۔ مولوی صاحب آپ آگے آجائیں۔ اور جرح شروع کر دیں۔ اس پر شمس صاحب عدالت کے سامنے آگئے۔ انہیں دیکھ کر جج صاحب نے کہا۔ اس طرح اپنی جگہ کو چھوڑ کر چلا جانا ٹھیک نہیں۔ **شمس** جب آپ ہمارے سوالات کو جن کا تعلق شہادت سے بالکل واضح ہے۔ روک دیتے ہیں۔ تو ہمیں جرح کرنے سے کیا فائدہ۔ **جج** اچھا آپ جو بیان کرنا چاہتے ہیں کریں۔ **شمس** مولوی انور شاہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا ہے۔ اور اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین قرار دیا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو ان پر فضیلت دیتے ہوئے ولا فخر نہیں کہا۔ اس کے لئے میں ایک حدیث کی مثال مشکوٰۃ سے پیش کرتا ہوں۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ تورات کا ایک نسخہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے۔ اور کہا حضور یہ تورات ہے۔ آپ سن کر خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پڑھنے لگے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور متغیر ہونے لگا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ کو توجہ دلائی۔ اور کہا۔ کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھتے۔ حضور کو تمہارا تورات پڑھنا ناگوار گزر رہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ خدا کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی۔ یعنی موسیٰ اگر اس وقت ظاہر ہوتے۔ تو تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرتے۔ تو تم سیدھے راستے سے ضرور گمراہ ہوتے۔ اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے۔ اور میرا زمانہ پاتے۔ تو ضرور وہ میری پیروی کرتے دوسری روایت میں ہے۔ لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی۔ کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے۔ تو انہیں ضرور میری پیروی کرنی پڑتی۔ دیکھئے یہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنے آپ کو فضیلت دیتے ہوئے ولا فخر نہیں فرمایا۔ کیا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے؟ اگر آپ کو یہاں اعتراض نہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب پر کیوں اعتراض ہے۔ حالانکہ انہوں نے ولا فخر بھی کہا ہے۔ **انور** جس بات کو خود مرزا صاحب نے قرآن مجید کی تفسیر بتایا ہے۔ وہ میں نے بیان کی ہے جن چیزوں میں ... کی گنجائش تھی۔ وہ نہیں لیں۔ میں مرزا صاحب کی ضمیر پر گرفت نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی زبان پر کرتا ہوں۔ **شمس**۔ جو حدیث میں نے ابھی پیش کی ہے۔ کیا اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں ہوتی۔ **انور**۔ اس سے توہین نہیں لازم آتی۔ **شمس** مولوی صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم سے ایک حوالہ پیش کیا ہے۔ جس سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین و تذلیل کی ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ ہی آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"واضح رہے۔ کہ یسوع کی قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے کوئی خبر نہیں دی۔ ہاں پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسوع وہ شخص تھا۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو چور اور بٹمار کہا۔ اور کہا میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔"

اسی طرح آپ تریاق القلوب میں فرماتے ہیں

"حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے مونہہ سے نہیں نکلا۔ یہ سب مخالفوں کا افترا ہے۔ ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گزرا۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ اور آنے والے خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو۔ اس لئے میں نے فرض محال کے طور پر اس کی نسبت ضرور بیان کیا ہے۔ کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں۔ راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن ہمارا مسیح ابن مریم جو اپنے تئیں بندہ اور رسول کہلاتا ہے۔ اور خاتم الانبیاء کا مصدق ہے۔ اس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ (حاشیہ ص۳)"

(اس کے بعد شمس صاحب نے مشہور مناظر مولوی آل حسن صاحب اور مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کی کتب سے چند عبارتیں پیش کیں۔ جو بالکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی طرز پر تھیں۔ جن میں حضرت مسیح پر سخت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ مولوی انور شاہ نے یہ تسلیم کیا۔ کہ یہ عبارتیں واقعی مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کی ہیں۔ لیکن جج صاحب نے فرمایا۔ کہ ایسی باتیں آپ اپنے بیان میں پیش کریں)

شمس۔ آپ نے اپنے بیان میں لکھوایا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے۔ اور حضور سے اپنے آپ کو افضل قرار دیا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو تین ہزار معجزات بتائے ہیں۔ اور اپنے دس لاکھ لیکن یہ سراسر فریب اور دھوکہ ہے کیا آپ نے نہیں پڑھا۔ کہ جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ نے تین ہزار معجزات بتائے ہیں وہاں اپنی پیشگوئیاں اور معجزات سو کے قریب لکھے ہیں۔ اور لاکھ تو ایسے نشانات بتائے ہیں۔ کہ اگر ویسے نشانات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمار کئے جائیں۔ تو دس ارب سے بھی زیادہ ہوں۔ پھر کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کی یہ تحریر نہیں پڑھی۔ کہ

"بجز ان لوگوں کا کام ہے جن کے پاس آسمانی نشان نہیں مگر اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جسقدر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے ساتھ ہی مر گئے۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آرہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے۔ دراصل وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ہیں۔ مگر کہاں ہیں وہ پادری یا یہودی یا اور قومیں جو ان نشانوں کے مقابل میں نشان دکھلا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! ہرگز نہیں!!!"

نیز فرماتے ہیں ؎

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم	کہ دارد شوکت و شان محمد
سرے دارم فدائے خاک احمد	دلم ہر وقت قربان محمد
فداشد در رہش ہر ذرۂ من	کہ دیدم حسن پنہان محمد
دگر استاد را نامے ندانم	کہ خواندم در دبستان محمد

مندرجہ بالا عبارت اور اشعار کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ آپ نے اپنے تئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل قرار دیا ہے الامن سفہ نفسہ مولوی صاحب! کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کی کتابیں پڑھی ہیں **انور** میں نے ان کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ صرف اسی قدر مطالعہ کیا ہے جس کی بناء پر اعتراض کئے ہیں۔ **شمس** آپ نے بیان میں کہا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت

کے متعلق دو قسم کی تحریریں شائع کی ہیں۔ بعض میں اپنی نبوۃ کا اقرار ہے اور بعض میں انکار۔ لیکن آپ کو شاید معلوم نہیں کہ آپ نے اپنے رسالہ ایک غلطی کا ازالہ میں اس کا جواب دیا ہے۔

انور:- مجھے معلوم نہیں۔ **شمس:-** حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

جس جس جگہ میں نے نبوت سے انکار کیا ہے وہ تشریعی نبوۃ ہے۔ اور اسی طرح اس نبوت کا بھی آپ نے انکار کیا ہے جو براہ راست بغیر واسطہ اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو۔ لیکن آپ نے غیر تشریعی نبوۃ کا ہر جگہ دعویٰ کیا ہے۔ اور کہیں بھی اس سے انکار نہیں کیا۔ مولوی صاحب آپ نے کہا ہے کہ ظلی۔ بروزی۔ نسخ مسخ وغیرہ یونانی فلسفہ کی اصطلاحیں ہیں دین میں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ تو کیا آپ نہیں مانتے کہ حضرت مسیح کی شکل کسی اور پر ڈالی گئی تھی۔ اور بجائے مسیح کے اسے سولی دی گئی اور اس کی اپنی شکل تبدیل ہو گئی؟

انور:- مسخ نسخ کی حقیقت دین محمدی میں نہیں ہے لیکن یہ نہیں کہ لفظ ہی نہ آئے ہوں علماء نے ان لفظوں کو لیا ہے اور استعمال کیا ہے۔ اور میرا عقیدہ نہیں ہے کہ حضرت مسیح کی شکل کسی دوسرے مردود پر ڈالی گئی اور اسے سولی دی گئی لیکن بعض مفسرین نے اہل کتاب سے نقل کیا ہے۔ **شمس:-** قرآن شریف کی آیت کونوا قردۃ خاسئین کے آپ کیا معنی کرتے ہیں۔ کیا یہود واقعی بندر بن گئے تھے۔ **انور:-** ہاں وہ واقعی بندر بن گئے تھے۔ **شمس:-** تب تو مسخ قرآن سے ثابت ہو گیا۔ **انور:-** خاموش۔ **شمس:-** آپ نے کہا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کا کوئی قول موہم کفر یا منافر دین ہو لیکن اس کی سچائی اور اسلام پہلے سے ثابت ہو تو اس کے قول کی ہم توجیہ کریں گے یا اس کا اچھا محمل تلاش کریں گے آپ کے اس معیار پر میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو پیش کرتا ہوں۔ جو انہوں نے حضورؑ کی کتاب براہین احمدیہ پر کیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بزرگی اور اسلام اور آپ کا باخدا ہونا لوگوں میں پہلے سے مسلّم تھا۔ اور مولوی محمد حسین وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے ریویو میں لکھا ہے کہ مجھ سے زیادہ مرزا صاحب کا واقف اور آپ کے ظاہر و باطن حالات کا جانتے والا کوئی نہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ براہین احمدیہ کا مؤلف اسلام کی مالی۔ جانی قلمی۔ لسانی اور حالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں کم پائی گئی ہے۔

انور:- یہ محمد حسین کی بڑ ہے۔ **شمس:-** تو کیا آپ کی شہادت پیش کرنی چاہیئے جو حضورؑ کے حالات سے محض ناواقف ہیں۔ **انور:-** خاموش

شمس:- آپ نے کہا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں تہافت اور تعارض ہے۔ کیا یہی اعتراض احادیث پر نہیں ہوا۔ اور قرآن شریف پر تو مخالفین نے یہ بیہودہ اعتراض بہ شد و مد کیا ہے۔ میں اس وقت دو آیتیں پیش کرتا ہوں۔ آپ ان میں [illegible] کر دکھلائیں۔ **جج:-** اس سوال کا کیا تعلق ہے۔ **شمس:-** گواہ جس طریق پر تطابق کر کے دکھلائے گا۔ اسی طریق پر ہم حضرت مرزا صاحب کے اقوال میں جو تعارض انہیں نظر آتا ہے۔ تطبیق کر کے دکھلا دیں گے **جج:-** میں اس سوال کو روکتا ہوں۔ **شمس:-** بہت اچھا میں جرح کو ختم کرتا ہوں۔ بقیہ امور اپنے بیان میں ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (اس موقعہ پر مولوی انور شاہ کے مختار نے ان سے بعض امور کی توضیح کرائی تو مولوی صاحب نے بجائے زبانی جواب دینے کے لکھے ہوئے اوراق سے پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ اوراق مولوی انور شاہ صاحب کے ساتھی مولویوں نے لکھ کر دیئے تھے اس پر جج صاحب کو توجہ دلائی گئی۔ تو مولوی انور شاہ نے وہ اوراق اپنے ساتھیوں کو فوراً واپس دیدیئے۔ **انور-** (مولوی شمس صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) انہوں نے علماء بریلی کا جو فتویٰ پیش کیا ہے اس میں خیانت سے کام لیا ہے۔ اور تحذیر الناس کی مختلف مقامات کی عبارات ایک جگہ ملا کر پیش کر دی ہیں۔ **شمس:-** (جج کو خطاب کرتے ہوئے) آپ ان سے وہ عبارتیں کتاب سے نکلوا کر پڑھوائیں اور پھر بتائیں کہ خائن کون ہے۔ اور جھوٹ کون بول رہا ہے

انور:- امور مستقبلہ میں اجماع نہ ہونے سے مراد ایسے امور ہیں جو عملی ہوں اور بالتقدیر سے کرنے والے ہوں نہ کہ مستقبل پر چھوڑ دو۔ تمہارے اجماع کا ان پر اثر نہیں۔ وقت پر دیکھا جائیگا۔ انہوں نے (شمس صاحب نے) اس میں دھوکا دیا ہے۔ اور پوری عبارت نہیں پڑھی اور لان الغیب لا مدخل فیہ للاجتہاد والا فقرہ چھوڑ دیا ہے

شمس:- بالکل غلط ہے۔ میں نے پوری عبارت پڑھی تھی۔ مسل دیکھی جا سکے کہ وہاں درج ہے یا نہیں بھلا میں اس فقرہ کو کس طرح چھوڑ سکتا تھا یہ تو ہماری تائید میں ہے کہ ایسے امور جو مستقبل سے متعلق ہوں ان میں اجماع نہیں ہو سکتا جیسے اشراط ساعت (یعنی نزول مسیح وغیرہ مسائل) کیونکہ یہ غیبی امور ہیں اور غیب میں اجتہاد کو دخل نہیں۔ (لہذا نزول مسیح کا مسئلہ ہرگز اجماعی نہیں ہو سکتا۔) فرمایئے اشراط ساعت کیا بالتدبیر سے کرنے والی باتیں ہیں ؟

(مختار مدعی کے سوالات جو اس نے برائے توضیح مولوی انور شاہ صاحب سے کئے تھے۔ جب ختم ہوئے تو شمس صاحب نے بعض مزید باتیں دریافت کرنی چاہیں۔ لیکن مولوی

مسلمانانِ کشمیر کی رواداری

کشمیری پنڈتوں کو معاف کر دیا

شیر کشمیر کی اپیل

سری نگر ۵ ستمبر۔ کشمیری پنڈتوں کا ایک بہت بڑا جلوس آیا۔ اور مسجد اہل حدیث کے پاس آکر ٹھہر گیا۔ شیخ عبداللہ صاحب نے ایک دکان پر چڑھ کر بہت درد انگیز الفاظ میں مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ ان کے پنڈت بھائی ان سے معافی مانگتے ہیں۔ جیا لال کلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ پنڈتوں کے قابل عزت لیڈر ہیں۔ اور معافی مانگنے آئے ہیں۔ آپ لوگ کشادہ دلی سے معاف کر دو۔ ہندو ہمارا چھوٹا بھائی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ انہوں نے اپنا قصور مان لیا ہے۔ اب مسلمانوں کو سب کچھ بھول جانا چاہیئے۔ مسلمان بہت رحیم اور کشادہ دل واقعہ ہوا ہے۔ اس لئے میرے بھائیو! رنجش کو دل سے نکال دو۔ آپس میں لڑنے سے ہم دونوں کا نقصان ہوگا۔ ہمارا مرشد ہمیں رواداری کا سبق دیتا ہے۔ میرے کلمہ گو بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ چھوٹے بھائی کو معاف کر دیں۔ میں نے اپنا آرام چار روز سے حرام کیا ہوا ہے میں تھک کر چور ہو گیا ہوں۔ اگر آپ لوگ مجھ پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اور آپ کو اپنی اور وطنی بھائیوں کی بہتری مدنظر ہے۔ تو میری عرض قبول کر لو شیخ صاحب اس قدر کہہ چکے تھے۔ کہ مسلمانوں نے باآواز بلند برملا کہا۔ کہ منظور! منظور! اسلام زندہ باد اور صدائے تکبیر کے فلک بوس نعروں نے ایک عجیب سماں پیدا کر دیا۔ اس کے بعد شیخ صاحب نے پنڈت جیا لال کلم کو کھڑا کیا۔ پنڈت صاحب کے ایک طرف غلام محمد بخشی اور دوسری طرف شیخ صاحب کھڑے تھے۔

مسٹر کلم نے ایک بہت بڑے مجمع میں گڑگڑا کر معافی مانگی اور کہا کہ ہم نے ملک میں اکٹھا رہنا ہے۔ ہم ایک خدا کی مخلوق ہیں اگر ایک بھائی بے کچھ قصور ہو جائے تو دوسرے کو معاف کر دینا چاہیئے۔ میں اپنے بھائیوں کا قصور تسلیم کرتے ہوئے معافی کا خواستگار ہوں۔ میرے دل میں مذہب اور بانی اسلام کی بیحد عزت ہے۔ میں نے ایک محترمہ مسلم اور قابل عزت خاتون کا دودھ پیا ہے۔ میری ماں بچپن میں فوت ہو گئی تھی۔ میری رگوں میں اسلامی خون موجود ہے۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ کلم یہاں تک کہہ چکے تھے۔ کہ "ہندو مسلم اتحاد زندہ باد" کے نعرے بلند ہوئے۔ اور پنڈت اور مسلمان آپس میں گلے مل گئے۔

کشمیر فنڈ کم از کم ایک سال تک ادا کرنا چاہیئے!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کشمیر فنڈ کے متعلق احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کے خاتمہ پر حضور نے فرمایا تھا۔

"میں نے جماعت کو تحریک کی تھی۔ کہ پہلے چندوں سے زائد ایک پائی فی روپیہ اس کام کے لئے دیں"

ان الفاظ سے یہ ظاہر ہے کہ ہر قسم کے چندوں کے علاوہ چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار ادا ہوتے رہنا چاہیئے۔ اور ہر احمدی جہاں اپنا چندہ عام یا چندہ وصیت ادا کرے وہاں کشمیر کا چندہ بھی جو اقل ترین رقم ہوتی ہے۔ ادا کرے۔ لیکن اس وقت جو آمد ہو رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک معتد بہ حصہ جماعت وافراد کا ایسا ہے۔ جو کشمیر فنڈ میں حصہ نہیں لے رہا۔ رجسٹر کھاتہ جماعت ہائے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اڑھائی سو کے قریب ایسی جماعتیں ہیں جنہوں نے کشمیر فنڈ کی طرف اس پانچ ماہ کے عرصہ میں کوئی توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ان کو متواتر لکھا جا رہا ہے اور لکھا جا رہا ہے۔

اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک فرمائی ہے۔ اور اس تحریک کو بھی اسی ماہ اکتوبر کے اندر کامیاب بنانا ہے ہر جماعت اور ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ماہواری چندہ سے یعنی چندہ عام یا چندہ وصیت اور چندہ کشمیر فنڈ ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمد پر ادا کرنے کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ بھی اپنی ایک ماہ کی آمدنی کا بیس فیصدی پیش کرے چاہیئے۔ کہ کارکن اور دیگر احباب اس فنڈ کے خفیف سے چندہ کو نظر انداز نہ ہونے دیں۔ کیونکہ اس کی سخت ضرورت ہے۔ اور ابھی تک اس کی آمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے منشاء کے مطابق نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ

"دوسروں سے بھی اس کام کے لئے چندہ وصول کریں ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ احباب یہاں سے جانے کے بعد خود بھی ۔۔۔ ادا کرنے ۔۔۔ کا احساس کریں۔ اور کم از کم ایک سال کے لئے یہ بوجھ اٹھائیں۔ اور دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ کامیابی عطا کرے۔ آمین"

اس ارشاد کے ماتحت نہ صرف نمائندگان مجلس مشاورت کا فرض ہے کہ وہ دوسروں سے بھی باصرار چندہ وصول کریں۔ بلکہ افراد جماعت کا بھی فرض ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ چندہ کشمیر باقاعدہ ادا کریں۔

کشمیری پنڈتوں کی غارتگری

سری نگر میں کشمیری پنڈتوں نے ۔۔۔ لوٹ مار اور قیامت برپا رکھی۔ جن افسروں کو انتظام پر لگایا گیا۔ ان کا اکثر حصہ پنڈتوں پر مشتمل تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پنڈت غنڈے نہایت آزادی کے ساتھ مسلمانوں کو لوٹتے رہے۔ اور قاتلانہ حملہ کر کے تباہ کرتے رہے مگر باوجود ہم ہم اتفاق ہونے کے کوئی گرفتاری عمل میں نہ آئی غرض نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک طرف مسلمانوں کی خموشی نے اور دوسری طرف حکومت کی چشم پوشی نے بدمعاشوں کے حوصلے بڑھا دیئے۔ اور وہ دیوانے کتوں کی طرح بے گناہوں کی خون ریزی اور آبرو ریزی کرتے پھرے۔ حبہ کدل۔ کرفلی محلہ۔ چند کرالی محلہ۔ ترپرستان محلہ اعلےٰ بار اور رعنا واری کے بازاروں میں اور محلہ سونہ مسجد مسلمانوں کی کوئی دوکان غارت گری سے نہ بچی۔ اکثر مکان بھی لوٹ لئے گئے۔ نقصانات کا اندازہ کئی لاکھ کیا جاتا ہے مسلمان زخمیوں کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہو چکی ہے۔ کئی ایک کی حالت نہایت خطرناک ہے۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب بہ نفس نفیس موٹر میں بیٹھ کر تمام بازاروں میں گشت کرتے رہے۔ ہندو مسلمانوں کو اتحاد اور اتفاق کی تلقین فرماتے رہے۔ اگر حکومت نے فوری انسداد نہ کیا۔ اور مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا۔ تو حالات بے اندازہ خطرناک ہو جائیں گے (اورینٹیل نیوز سروس)

کشمیری مسلمانوں کی بدقسمتی

کشمیری مسلمانوں کی بدحالی اب کوئی پوشیدہ اور محتاج بیان نہیں رہی۔ ان کا کٹر سے کٹر دشمن بھی حقائق کی بنا پر مجبور ہے کہ ان کی پس ماندگی اور بے چارگی کا اعتراف کرے۔ گویا یہ حق پورے طور پر تسلیم ہو چکا ہے۔ اور اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ علاج تجویز کرنے میں عجیب وغریب بلند پروازیاں دکھائی گئیں۔ بہت سوچ بچار کے بعد آخر یہ پایا۔ کہ حکومت کشمیر ایڈمنسٹریشن میں مسلم عنصر کو بھی جگہ دی جائے۔ اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کشمیر کے پانچ منسٹروں میں سے دو منسٹر مسلمان رکھے گئے۔ خصوصیت کے ساتھ ہوم منسٹر جس کے ماتحت ایجوکیشن برانچ بھی ہے۔ ایک مسلمان کو بنایا گیا۔ لیکن مسلمانوں کی انتہائی بدبختی ملاحظہ ہو۔ کہ ہوم منسٹر کی کرسی پر جو بزرگ رونق افروز ہوئے ہیں۔ وہ اس قدر ضرورت سے زیادہ "غیر جانبدار" واقع ہوئے ہیں کہ ان کے سامنے یہ کہنا کہ "میں مسلمان ہوں۔ اور یہ وظیفہ یا اسامی مسلمانوں کے لئے محفوظ ومخصوص ہے" سب سے بڑا جرم ہے۔ جسے وہ کسی صورت میں معاف کرنے کے لئے تیار نہیں جب کبھی کوئی مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ تو آپ کا سب سے پہلا ارشاد یہ ہوتا ہے۔ کہ یہاں کوئی فرقہ وارانہ بات نہ ہونی چاہیئے۔ آپ کے اس رویہ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی حالت ۔۔۔ سب ۔۔۔ ہو رہی ہے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ اب ان کے حقوق کند چھری سے ذبح کئے جا رہے ہیں۔ اب مصیبت یہ ہے۔ کہ ہندو آفیسر تو مسلم امیدواروں کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ کہ منسٹر مسلمان ہے۔ اس کے پاس جاؤ۔ اور منسٹر صاحب ہیں۔ کہ مسلمان کا لفظ سنتے ہی آپ کی طبیعت مبارک پر ناقابل برداشت بوجھ پڑ جاتا ہے۔ ؎

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما (نامہ نگار)

زمینداران تحصیل اوڑی کا جلسہ

تحصیلدار اوڑی کے خلاف قرارداد

ایک جلسہ عام میں زمینداران تحصیل اوڑی نے حسب ذیل قرارداد پاس کی ؛

معلوم ہوا۔ کہ تحصیلدار صاحب اوڑی نے گذشتہ ایام میں بمیعاد پوشیدہ طور پر رقبہ خالصہ کے ایسے انتقالات تصدیق کئے ہیں۔ جو مراعات راج ملک کی خلاف ورزی کا باعث ہو کر زمینداران دیہات وجاگیرات کی تباہی کا موجب ہیں۔ اور جن کا اثر تمام جاگیرات صوبہ کشمیر پر ہو سکتا ہے۔

جناب وزیر زراعت صاحب مظفر آباد۔ افسران بالا محکمہ مال خصوصاً عالی جناب منسٹر مال صاحب بہادر۔ حضور پرائم منسٹر صاحب بہادر کی خدمت میں بذریعہ قرارداد ہذا التماس ہے کہ صاحب ممدوح ایسے معاملات کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور ایسے تمام انتقالات منسوخ کئے جائیں۔ نیز آئندہ کے لئے انسداد ہو کہ ایسے انتقالات جاگیرداروں کے تام خلاف منشاء احکام سری حضور مہاراجہ بہادر تصدیق نہ کئے جائیں۔ جو ہر فرقہ مسلم۔ سکھ ہندو زمینداروں کے مصائب اور تکالیف کا موجب ہیں۔ اور جائز حقوق سے محرومی کا باعث۔ (نامہ نگار)

پتہ درکار ہے!

برادرم منشی عبد الجلیل صاحب احمدی بھاگلپوری کہاں ہیں۔ بازراہ کرم اپنے پتہ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں (خاکسار سید مشتاق احمد

تلاش رشتہ

ایک احمدی نوجوان کنوارے لڑکے کے واسطے نوجوان سلیقہ شعار اور امورات خانہ داری سے واقف لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے لڑکا تعلیم یافتہ اور فوج میں لیس نائک کے عہدہ پر ملازم ہے۔ لڑکی مہذب اور شریف خاندان سے ہو خاکسار:- محمد عبداللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودہا

گولڈ وین واقعی مفید

گولیاں میں نے خود استعمال کی ہیں۔ بے نظیر اور واقعی مفید مقوی گولیاں ہیں۔ ایک شیشی اور بھیجدیں حکیم غلام حسین شاہ از میانہ گوندل۔ آپکی گولڈ وین گولیوں کو میں نے خود استعمال کر کے دیکھا ہے بہت مفید پایا۔ ایک اور شیشی بھیجدیں فضل محمد خاں از راولپنڈی۔ احباب کرام آپ بھی استعمال کر کے تجربہ کریں۔
قیمت ساڑھے پانچ روپیہ معہ محصولڈاک۔

مینیجر شفا خانہ ولپنڈیر سلانوالی ضلع سرگودہا

ضرورت رشتہ

ایک اعلیٰ خاندان کی کنواری لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی تعلیم یافتہ اور صاحب جائداد ہے۔ تعلیم احمدیت اور امور خانہ داری سے پوری طرح واقف ہے لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار۔ اور مخلص احمدی ہو۔ برائے مزید معلومات۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔
سید بشیر احمد صاحب سنہری مسجد ہوشیارپور

اکسیر الاجسام

جو کنواں خشک ہو چکا ہو۔ یا پانی کی مقدار کافی ہم نہ پہنچا سکتا ہو۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے متعلقہ کھیتیاں سرسبز نہیں رہ سکتیں وہ پانی کی قلت سے بہت جلد زرد ہو جاتی ہیں۔ انسانی اعضاء کی سرسبزی کیلئے خون بمنزلہ پانی کے ہے۔ اگر جسم میں بعض وجوہات کی بنا پر خون کم ہو جائے۔ تو انسان کے چہرے سے پژمردگی ٹپکتی ہوئی نظر آنے لگتی ہے اعضاء رئیسہ اور شریفہ اپنے فعل کو کما حقہ طور پر سر انجام نہیں دے سکتے۔ طرح طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں آپکو اکسیر الاجسام حیرت انگیز فائدہ مند ثابت ہوگا۔ مردوں اور عورتوں کی امراض مخصوصہ کیلئے واحد علاج ہے۔ ہر موسم اور مقام پر استعمال کیا جا سکتا ہے کھانے سے پہلے اپنا وزن کر لیں۔ دس یوم کے بعد آپکا وزن کم از کم دو پونڈ بڑھ جائیگا۔ قیمت چالیس خوراک اڑھائی روپیہ

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا بہراپن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص معجز دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود یہاں آکر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپکا فرض ہے

ہمارا پتہ یہ ہے:- **کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یوپی**

حیرت انگیز رعایت

آزمائش کا سنہری موقعہ

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کے لئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ جو ایکدفعہ بھی ہم سے معاملہ کریگا وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہو کر ہمیشہ کیلئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ لہٰذا جو اصحاب اپنے آرڈر یکم نومبر ۱۹۳۲ء سے پہلے پہلے دیں انہیں حسب ذیل ادویہ میں ۸ آنہ فی روپیہ رعایت دی جائیگی۔ تھوک خریداروں کو خاص رعایت دی جائیگی۔

کستارسی رونس:- امراض مخصوصہ میں بیحد فائدہ مند ہے۔ کمزوری اعصاب میں جادو اثر صالح خون پیدا کرنے میں بے نظیر چہرے کی رنگت کو گلاب کی طرح شگفتہ کرنیوالی۔ مستورات کے ایام کی بے قاعدگی۔ درد کمر بیٹھی ہے دقتی۔ اور دیگر عوارض کو دور کرنے میں نہایت مجرب ہے۔ مرض (اٹھرا و اسقاط) میں لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی دو روپیہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ بیر فضل الرحمٰن صاحب نعمت الٰہی درویش منزل گلباغ بنگری حیدرآباد دکن تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکی ادویہ عجیب چیز ہیں خصوصاً عمر بوڑھوں کیلئے جن کا نظام عصبی بگڑا ہوا ہو۔ ہر قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہو۔ آپکی دوا کے استعمال سے خدا کے فضل سے قوت معلوم دیتی ہے چلنے پھرنے میں تکان نہیں۔ معدہ درست ہاضمہ بہتر۔ اجابت صاف مگر ابھی سو فیصدی نہیں ہوا۔ سب سے بہتر و مفید کستارسی رونس ہے۔ پہلے خدا کا شکر بعد آپکا شکریہ ہے۔ اگر آپ حکم دیں۔ تو تین شیشی کے خاتمہ پر مزید بھی استعمال کر دوں۔ قوت ابھی پیدا ہو گئی ہے۔

سرمہ نورانی:- امراض چشم میں بیحد مفید خصوصاً آنکھوں کو بڑا کر دیتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ بہت لوگوں نے اس کو استعمال کر کے عینکوں کو خیرباد کہدیا ہے۔ اصلی قیمت دو روپے رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ مکرمی خلیفہ صلاح الدین احمد صدیقی بی اے پی ٹی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ نورانی ہفتہ عشرہ سے استعمال کر رہا ہوں۔ میری آنکھوں میں عرصہ چھ سال سے نہایت تکلیف دہ ککرے تھے۔ میں سات اپریشن (عمل جراحی) کرا چکا ہوں۔ ایکدفعہ بجلی سے جلوایا تھا لیکن تکلیف بدستور رہی بلکہ میری آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔ آپکے سرمہ نورانی نے مجھے دوبارہ نور بخشا واقعی اس جیسا سرمہ ملنا ناممکن ہے کیونکہ اس لمبی بیماری میں جتنے سرمے میں نے استعمال کئے ہیں کسی کبھی فائدہ نہیں ہوا۔ میں تازیست آپکا اور آپکے سرمہ کا ممنون احسان رہونگا **عطریات** ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بے نظیر ہیں۔ روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک سب چیزوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اچھوتوں کے حقوق کے متعلق پونا میں جو سکیم تسلیم کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں کی متفقہ رائے ہے کہ اس سکیم سے اچھوتوں کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ہندوستان کی کوئی حکومت اچھوتوں کے لئے صوبجاتی کونسلوں میں ۱۴۸ نشستیں مخصوص کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوتی۔ کیونکہ اس طرح اس امر کا شدید خطرہ تھا کہ اس فیصلہ سے ملک کے طول وعرض میں ہندو مشتعل ہو جاتے اور اس کے خلاف شورش برپا کر دیتے۔ اسی طرح حکومت کے فرقہ وار فیصلہ کے بموجب پنجاب اور بنگال میں اچھوتوں کے لئے نشستوں کی تخصیص نہیں کی گئی تھی۔ مگر اس معاہدہ کے رو سے دونوں صوبوں میں اچھوتوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔

معاہدہ پونا کے متعلق راجہ نریندر ناتھ ممبر پنجاب کونسل نے گاندھی جی سے اختلاف کرتے ہوئے ایک بیان شائع کر دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جس مقصد کے مد نظر ہم وزیر اعظم کے فرقہ وار تصفیہ میں ترمیم کرانا چاہتے تھے۔ معاہدہ پونا سے وہ مقصد فوت ہو گیا ہے۔

پنجاب کے اچھوتوں کا ۲۹ ستمبر کو لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں جداگانہ نیابت کی حمایت اور مخلوط انتخاب کی مخالفت میں زوردار تقریریں کی گئیں اور آخر میں قرارداد منظور ہوئی۔ کہ یہ جلسہ پونا کے سمجھوتہ کی صرف اس حد تک تائید کرتا ہے جہاں تک جداگانہ انتخاب کا تعلق ہے اگر یہ سمجھوتہ مخلوط انتخاب پر مبنی ہے تو ہم اس سے متفق نہیں۔ نیز ڈاکٹر امبیدکر سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ لاہور میں آکر خود پنجاب کے اچھوتوں کو سمجھوتہ کی شرائط سے مطلع کریں۔

سٹیٹسمین کلکتہ کے ایڈیٹر مسٹر واٹسن پر قاتلانہ حملہ کی مزید تفصیلات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ حملہ ۵ اگست کے حملہ سے زیادہ سخت تھا۔ دس گولیاں چلائی گئیں اور حملہ کے بعد حملہ آور موٹر لے کر اندھیرے میں غائب ہو گئے پولیس نے تعاقب کرتے ہوئے چھ میل کے فاصلہ پر انہیں جا لیا تین حملہ آوروں میں سے دو نے فوراً زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

اور تیسرا ایک ٹیکسی میں فرار ہو گیا۔

ریاستہائے بلقان کی اطلاع ہے کہ وہاں شدید زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جن کی وجہ سے ڈیڑھ سو آدمی ہلاک اور اڑھائی سو زخمی ہوئے۔ تین ہزار مکانات بھی پیوند زمین ہو گئے۔

اوٹاوہ کانفرنس کے معاہدات کے سلسلہ میں برطانوی کابینہ وزارت کے تین ارکان نے اپنے استعفے پیش کر دئے ہیں جنہیں ہز میجسٹی ملک معظم نے منظور کرتے ہوئے جدید وزراء کے تقرر کا اعلان کر دیا ہے۔ ان استعفوں کے بعد سات جونیئر وزراء بھی مستعفی ہو گئے۔

ہوانا پارلیمنٹ کے صدر ۲۸ ستمبر کو اپنی قیامگاہ سے نکل رہے تھے۔ کہ کسی نامعلوم شخص نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد انقلاب پسندوں نے چار دیگر سیاسی لیڈروں کو بھی قتل کر دیا۔ دارالسلطنت میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔

سر تیج بہادر سپرو کے صاحبزادہ مسٹر اے این سپرو آئی سی ایس کلکٹر شاہجہانپور کے متعلق الہ آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آپ کو موٹر کا حادثہ پیش آیا۔ جس سے آپ سخت زخمی ہوئے۔ اور گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

مدراس کونسل میں مسٹر نراسمہ بیمار نے ایک بل پیش کرنے کی درخواست دی ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ قانوناً اور رسم ورواج کے پیش نظر ہندو فرقہ کے ہر اچھوت کو مندروں میں داخل ہونے اور اس میں پرستش کرنے کا حق حاصل ہو۔

بمبئی کے مشہور ایڈووکیٹ مسٹر ڈیسائی کو ناسک جیل سے رہائی کے وقت نوٹس دیا گیا تھا کہ وہ شہر ناسک کی حدود سے باہر نہ جائیں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کے الزام میں انہیں ایک سال قید اور دس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

چٹاگانگ کے کاروباری حلقہ میں ۲۸ ستمبر کو اچانک آگ لگ گئی جس سے آناً فاناً ۴۰ دکانات جل کر خاک ہو گئیں نقصان کا اندازہ قریباً دو لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

انقلاب پسندوں کی طرف سے حال ہی میں چٹاگانگ میں یوریپینوں پر جو حملہ ہوا ہے اس سے علاقہ میں سخت سنسنی پھیل گئی ہے۔ پولیس کا بیان ہے کہ اس علاقہ کے انقلاب پسندوں کی گرفتاری میں سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں وجہ یہ ہے کہ جس گاؤں میں بھی یہ لوگ موجود ہوں۔ وہاں کے لوگ خوف کی وجہ سے ان کا پتہ نہیں دیتے۔ دوسرے علاقہ ایسا ہے جہاں جنگلوں وغیرہ میں یہ لوگ آسانی سے پناہ لے لیتے ہیں۔ انقلاب پسندوں کی ان سرگرمیوں کو روکنے کے لئے مزید چھ پلٹنیں بھیجی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ۲۴ نوجوان گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور شہر میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔

گاندھی جی کو برت کے ایام میں گورنمنٹ کی طرف سے ملاقاتوں گفت وشنید اور خط وکتابت وغیرہ کے لئے جو مراعات حاصل تھیں اب وہ واپس لے لی گئی ہیں اور تمام غیر معمولی ملاقاتیں بند کر دی گئی ہیں۔ اب آپ ایک معمولی قیدی تصور کئے جائینگے۔

کانگرس اور حکومت کے درمیان صلح کی افواہوں کے متعلق مسٹر راجگوپال اچاریہ قائم مقام پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگرس نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ مجھے گورنمنٹ یا کانگرس کی طرف سے صلح کی کسی قسم کی تجویز کا علم نہیں ہوا۔ اگر اس قسم کی کوئی تجویز ہوتی تو یقیناً مجھے اس کا علم ہوتا۔ کانگرس ابھی صلح کے لئے سول نافرمانی ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔

دو مشہور انقلاب پسند مسٹر سمپورن سنگھ ٹنڈن ایم اے اور ..... درگا دیوی کو جنہیں ۱۵ ستمبر کو لنڈی لاہور میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سٹی مجسٹریٹ نے کافی ثبوت مہیا نہ ہونے کی بناء پر رہا کر دیا لیکن رہائی کے فوراً بعد ایمرجنسی پاورز آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر کے انہیں دو ماہ کے لئے شاہی قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا۔

گاندھی جی کی اہلیہ کستورا بائی کو سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزائے قید ہوئی تھی۔ میعاد ختم ہونے میں ابھی روز باقی تھے۔ کہ گورنمنٹ نے ۳۰ ستمبر کو پونا جیل سے رہا کر[illegible] اور دو تین دن کے لئے گاندھی جی کی خدمت کی اجازت [illegible]

پنڈت مالویہ کی صدارت میں بمبئی میں ۳۰ ستمبر [illegible] ایک جلسہ ہوا جس میں اچھوتوں کی اصلاح کیلئے ایک آل انڈیا لیگ قائم کی گئی۔ اس کے بعد مجوزہ لیگ کے پراپیگنڈہ کے کام کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ کے حساب سے دو سال کے لئے روپیہ جمع کیا گیا۔ نواب صاحب بھوپال نے بھی اس تحریک کے لئے پانچ ہزار روپیہ دیا ہے جس کے لئے خاص طور پر ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

آرڈیننس بل ۱۶۴ اور ۲۳۲ آرا کی نسبت سے لیجسلیٹو اسمبلی نے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔

امپیریل بنک ملتان سے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی چوری کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ مجسٹریٹ نے عبداللطیف

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی